ایشیا

انڈونیشیا: جزیرہ سومبا میں مسیحیت کی پیش رفت

انڈونیشیا عہد حاضر میں مسیحیت کی پیش رفت کا ماڈل بن گیا ہے۔ مسیحی تبشیری جرائد میں انڈونیشیا میں کامیابی کا تذکرہ اکثر ہوتا ہے۔ چند ماہ پہلے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک دونوں گروہوں کی جانب سے انڈونیشیا کے جزیرہ "سومبا" میں کامیابی کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ سومبا جکارتہ سے ۱۴۵۰ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور ۱۹۹۳ء کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق جزیرے کی کل آبادی دو لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ آبادی کا تقریباً نصف حصہ ایک مقامی مذہب کے ماننے والوں کا ہے۔ یہ مذہب "مراپو" (Marapu) کہلاتا ہے اور اس کے پیروکار مسیحی مبشرین کا خصوصی ہدف ہیں۔

اگست ۱۹۹۴ء میں "سومبا پروٹسٹنٹ چرچ" نے یہ خبر جاری کی تھی کہ جزیرے میں ۲۱۳ افراد نے بپتسمہ لیا ہے۔ چرچ کے عہدیداروں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ۶۵ ہزار افراد نے حلقۂ مسیحیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا ہے اور وہ بپتسمہ لینے کا انتظار کر رہے ہیں۔

The Divine Word (خدائی کلمہ) نامی چرچ کے کیتھولک بشپ جناب (پریرا) نے بتایا کہ سومبا کے مشرقی اور مغربی اضلاع میں مراپو مذہب کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار ماننے والے اُن کے چرچ میں داخل ہونے اور بپتسمہ لینے کے لیے آمادہ ہیں۔ (دی کیتھولک ہیرلڈ)

کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچ رہنما کہتے ہیں کہ سومبا اور اس کے گردو نواح کے جزائر میں لوگوں کے گروہ در گروہ حلقۂ مسیحیت میں آنے سے پیدا ہونے والے مسائل سے اُن کے چرچ عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اگست ۱۹۹۴ء میں جن ۲۱۳ افراد نے اپنا آبائی مذہب ترک کیا تھا، وہ اُس وقت مسیحیت سے واقف ہوئے تھے جب ۱۹۹۰ء میں مشرقی سومبا میں مشن قائم کیا گیا تھا۔ مشرقی سومبا کے ایک گاؤں میں کام کرنے والے پادری روام بانی نے بتایا کہ "انجیلی پیغام کے خلاف مزاحمت ایک بڑا چیلنج تھی، لیکن خداوند خدا کا شکر ہے کہ منادوں کی کوششوں سے بالاخر انجیلی پیغام تسلیم کر لیا گیا ہے۔"

کیتھولک بشپ جناب (پریرا) کہتے ہیں کہ کیتھولک چرچ نے حیرت انگیز طور پر ترقی کی ہے۔ "جب میں ۱۹۸۵ء میں یہاں آیا تو سومبا اور سومباوا [کے بشپی حلقے] میں کیتھولک آبادی ۴۸ ہزار تھی۔ اب نو برس بعد صرف جزیرہ سومبا میں کیتھولک آبادی ۷۶ ہزار ہے۔ ایک لاکھ ۳۵ ہزار مزید افراد کے بپتسمہ لینے سے یہ تعداد دو لاکھ سے اوپر چلی جائے گی۔" کیتھولک بشپ کے مہیا کردہ اعدادوشمار کے ساتھ ساتھ "سومبا پروٹسٹنٹ چرچ" کے جنرل سیکرٹری نے اپنے منصوبے کا انکشاف

اِن الفاظ میں کیا ہے کہ "اُن کا چرچ اِس سال ۶۵ ہزار "مراپو" عقیدے کے لوگوں کو بپتسمہ دے گا۔ اُن کا چرچ گزشتہ آٹھ برس سے دس ہزار افراد فی برس کی شرح سے ترقی کر رہا ہے۔

مذکورہ بالاصورتِ حال سے واضح ہے کہ انڈونیشیا کے دور دراز جزائر میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ چرچ ایک دوسرے سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں اور اُن کی کامیابی سے انڈونیشیا کے بعض جزائر کی تہذیب و ثقافت مکمل طور پر بدل چکی ہے۔

یورپ

البانیہ: چرچ تنظیموں کی جانب سے مجوّزہ نئے دستور کی مخالفت

"ورلڈ کونسل آف چرچز" نے "کونسل آف یورپین چرچز" کے بھرپور تعاون سے البانوی حکومت کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ نئے مجوّزہ دستور کی بعض دفعات البانیہ کے آرتھوڈوکس چرچ کے کام کو "سخت متاثر" کریں گی۔ "آرتھوڈکس چرچ آف البانیہ" نے جو "ورلڈ کونسل آف چرچز" اور "کونسل آف یورپین چرچز" دونوں کا رکن ہے، نئے دستور کے مسوّدے میں "عدم مساوات" کا مسئلہ اٹھایا ہے۔ مسیحیوں کا نقطۂ نظر ہے کہ دستور امتیازی سلوک کا باعث بنے گا کیوں کہ اِس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ریاست کا سربراہ البانیہ کی "سب سے بڑی مذہبی کمیونٹی" سے ہونا چاہیے۔ ورلڈ کونسل آف چرچز کے جنرل سیکرٹری، جین فشر نے البانیہ کے صدر صالح بریشہ کے نام خط میں کہا ہے کہ یہ دفعہ مجوّزہ دستور کی اِس دوسری دفعہ کے خلاف ہے جس میں مذہب و ریاست کو الگ الگ بتایا گیا ہے۔

جین فشر نے یہ بھی کہا کہ البانیہ کا مجوّزہ دستور اُس معاہدے کے بھی خلاف ہے جس پر البانیہ اور Conference on Society and Co-operation in Europe (یورپ میں معاشرے اور تعاون کے بارے میں کانفرنس) نے دستخط کیے ہیں۔ اِس معاہدے میں مختلف مذہبوں کے ماننے والوں کو اپنے اداروں کے افراد کے "انتخاب، تقرّر اور تبادلے" کا حق دیا گیا ہے۔ فشر نے اِس بات پر زور دیا ہے کہ نئے دستور کو اِس بات سے کوئی غرض نہ ہونا چاہیے کہ مذہبی برادریوں میں سے کون قائدانہ منصب حاصل کرتا ہے اور کون نہیں کرتا، اور اِن قائدانہ مناصب کے لیے البانیہ میں کسی مدّتِ رہائش کی شرط سے احتراز کرنا چاہیے۔ جین فشر نے صدر بریشہ کے نام خط البانیہ کے سفیر برائے اقوامِ متحدہ (مقیم جنیوا) جناب ضیف سمونی کے ساتھ ایک گھنٹے کی ملاقات میں اُنہیں پیش کیا۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ "ورلڈ کونسل آف چرچز" اور "کونسل آف یورپین چرچز" کی اِس ساری